Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات - ۱۰ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ ۱۴ ہجرت ۱۳۷۱ ہش - ۱۴ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۱۲

سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائیے

ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلہ کو فائدہ پہنچے۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ۷ مارچ ۱۹۴۷ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا میں دو قسم کے دُکھ ہوتے ہیں۔ بعض دُکھ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں تسلّی دی جاتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے۔ فرشتے سکینت کے ساتھ اُترتے ہیں۔ اس قسم کے دُکھ نبیوں اور راست بازوں کو بھی ملتے ہیں اور وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے بطور ابتلاء آتے ہیں ان دکھوں کا انجام راحت ہوتا ہے۔ اور درمیان میں بھی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ خدا کی طرف سے صبر اور سکینت ان کو دی جاتی ہے۔ مگر دوسری قسم دُکھ کی وہ ہے جس میں یہی نہیں کہ دُکھ ہوتا ہے بلکہ اُس میں صبر و ثبات کھویا جاتا ہے۔ اس میں نہ انسان مَرتا ہے نہ جیتا ہے اور سخت مصیبت اور بلا میں ہوتا ہے۔ یہ شامتِ اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور اس قسم کے دُکھوں سے بچنے کا یہی طریق اور علاج ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے کیونکہ دُنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور اس زندگی میں شیطان اس تاک میں لگا رہتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کو خدا سے دُور پھینک دے اور نفس اس کو دھوکا دیتا رہتا ہے کہ ابھی بہت عرصہ تک زندہ رہنا ہے۔ لیکن یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ اگر انسان اس دھوکے میں آکر خدا تعالیٰ سے دُور جا پڑے اور نیکیوں سے دست کش ہو جاوے۔ موت ہر وقت قریب ہے اور یہی زندگی دار العمل ہے۔ مَرنے کے ساتھ ہی عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جس وقت یہ زندگی کے دَم پورے ہوئے پھر کوئی قدرت اور توفیق کسی عمل کی نہیں ملتی۔ خواہ تم کتنی ہی کوشش کرو مگر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کوئی عمل نہیں کر سکو گے اور ان گناہوں کی تلافی کا وقت جاتا رہے گا اور اس بد عملی کا نتیجہ آخر بھگتنا پڑے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۷-۶۰۸)

یوم قدرتِ ثانیہ

"تمام جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان اور مربیان کرام کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں حسب حالات ۲۷ مئی کو "یوم قدرتِ ثانیہ" کی اہمیت اور برکات کے پروگرام کو کامیاب بنائیں اور پھر کارروائی کی رپورٹ ارسالِ مرکز کریں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

تقریبِ شادی

عزیز چوہدری عبدالقادر صاحب آف کینیڈا ابن مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد مربی سلسلہ کی شادی خانہ آبادی عزیزہ درِ شہوار بنت مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بھٹی کے ساتھ ۸ اپریل ۹۲ء بروز بدھ انجام پائی۔

مورخہ ۹ اپریل بروز جمعرات دعوتِ ولیمہ کا اہتمام ہوا۔ جس میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے دُعا کروائی۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں اکیڈمی میں فزکس اور کیمسٹری کے دو اساتذہ کی اسامیاں پُر کرنے کے لئے ایم ایس سی فزکس اور ایم ایس سی کیمسٹری کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ نصرت جہاں اکیڈمی میں پڑھانے کے خواہش مند امیدوار اپنی درخواستیں پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی کی معرفت ۱۸ مئی تک بھجوا دیں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن)

احباب اسیران راہِ مولیٰ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

تربیت میں سب سے اہم طریق دُعا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"یاد رکھیں جہاں جلد بازی میں انسان غصے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اولاد کو مارنے لگ جاتا ہے۔ اس کو گالیاں دینے لگ جاتا ہے وہاں تربیت کا مضمون غائب ہو چکا ہوتا ہے۔ وہاں نفسانی جوش کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور نفسانی جوش سے تربیت نہیں ہوا کرتی۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اسی لئے ایک (رفیق) پر بہت خفگی کا اظہار فرمایا جن کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ وہ اپنی اولاد سے سختی کرتے ہیں اور مار کے ان کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ اتنی سختی کا اظہار فرمایا کہ بہت کم میں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو اپنے (رفقاء) پر اس طرح ناراض ہوتے دیکھا ہے اور بار بار اس طرف توجہ دلائی کہ تم دعا کیوں نہیں کرتے۔ اس سے پتہ چلا کہ خدا کے پاک بندے جو سچا ایمان رکھتے ہیں وہ تمام کوششوں میں سب سے زیادہ اہمیت دعا کو دیتے ہیں۔ پس (اے میرے رب ان پر اسی طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں رحم سے میری تربیت کی) میں ایک یہ پہلو بھی ہمارے سامنے آگیا کہ وہ رستہ جس پر خدا کے انعام یافتہ لوگ چلا کرتے تھے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴۔ ہجرت ۱۳۷۱ ہش ۱۴۔ مئی ۱۹۹۲ء

محبّت ۔ بلا روک ٹوک

محبت کے موضوع کا جو پہلو بدنام ہے اور جس سے اکثر لوگ نالاں رہتے ہیں وہ انسان سے انسان کی محبت کا پہلو ہے۔ ایک شخص دوسرے سے محبت کرتا ہے تو دوسرا اسکی طرف راغب ہی نہیں ہوتا۔ اس میں حسن و جمال کو وجہ بتایا جا سکتا ہے اور مال و منال کو بھی۔ عزّت و توقیر کو بھی اور قسمت اور تقدیر کو بھی۔ وجہ کچھ بھی ہو ایسا ہونا ممکن ہے کہ ایک طرف کی محبت کا شعلہ دوسری طرف گرمی پیدا ہی نہ کرے۔ اور محبت ناکام ہو جائے۔ اس ناکامیٔ محبت کے نتائج سنگین بھی ہو سکتے ہیں۔ گھر ویران ہو جاتے ہیں۔ افراد کنگال ہو جاتے ہیں۔ شاہی تاج اُلٹ جاتے ہیں۔ اور لوگ جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ انسان نے انسان سے محبت کا اظہار کیا اور اسے اس کے حسب منشاء جواب نہ ملا۔ اور بعض اوقات نہ صرف یہ کہ دوسری طرف سے جواب نہیں ملتا بلکہ زمانہ۔ گھر کے افراد۔ یا دوست۔ محبت کا اظہار کرنے ہی نہیں دیتے۔

وہ محبت جس میں کوئی روک نہیں۔ وہ محبّت جس کے کرنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور وہ محبت جس کو جواب کے بغیر کبھی دیکھا ہی نہیں گیا۔ وہ محبت جس کا جواب محبت کرنے والے فرد کی محبت سے بڑھ چڑھ کر محبت میں ملتا ہے۔ وہ محبت ہے انسان کی خدا سے محبت۔ کون ہے جو یہ کہے کہ خدا سے محبت نہ کرو۔ اور اگر کوئی کہے بھی تو اس کے پاس روکنے کا کیا ذریعہ ہے۔ وہ کس طرح کسی کا ہاتھ پکڑ لے یا قدم تھام لے کہ دیکھو خدا سے محبت نہ کرو۔ یہ انسان کا ایسا شغل ہے۔ کہ اس میں دنیا کا کوئی فرد۔ بلکہ ساری دنیا مل کر بھی۔ روک نہیں بن سکتے۔ خدا سے محبت ہو جائے تو ہو ہی جاتی ہے۔ اور پھر دوسری طرف سے ایسا جواب ملتا ہے کہ انسان عش عش کر اٹھتا ہے۔ انسان چل کر جاتا ہے تو خدا دوڑ کر آتا ہے۔ خدا جواب میں صرف محبت نہیں کرتا بلکہ اس کا ہی ہو جاتا ہے۔

یہ ایسی محبت ہے جس کے تعلق میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے محبت کرتے نہیں دی جاتی۔ اگر کوئی خدا سے محبت نہیں کرتا تو یہ اسکی اپنی ذمہ داری ہے۔ اسے الزام دینا ہے تو اپنے کو دے۔ اپنے آپ کو خدا کی محبت پر مائل کرنا ہے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے۔ وہ جب چاہے ایسا کر سکتا ہے اور جس شدّت سے چاہے محبت کر سکتا ہے۔

اگر یہ سچ ہے۔ اور یہ صد فی صد سچ ہے۔ تو ہم میں سے ہر شخص کو خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنی چاہیئے کہ یہ میدان خالی بھی ہے اور اس میں ہر عمل اور ہر اقدام ہماری اپنی ذمہ داری ہے۔

دُور کی باتیں یاد ہیں مجھ کو جیسے کل کی بات
کل کی باتیں بھول گیا ہوں کوئی مجھے بتلائے
میرا ماضی میرے حال پہ چھا جاتا ہے اکثر
میرے حال کی دُکھتی رگ کو کوئی تو سہلائے

ـــــ ابوالاقبال

بے وفاؤں کو بے وفا کہئے
جو بھی کہنا ہے، بَرملا کہئے

شرفِ انسانیت کی ہے یہ نفی
آدمی زاد کو خُدا کہئے

تنگ دستی ہے نسبتی سی شَے
دَولتِ دل کا ماجرا کہئے

جن کی باتوں سے شہد ٹپکا ہے
ان کا کردار، ہائے کیا کہئے

غم سے بڑھتی ہے قدر خوشیوں کی
غم کو خوشیوں کی ہی غذا کہئے

آب و گِل سے تو ہیں سبھی منسوب
کِس کو پانی، کسے ہَوا کہئے

شبِ ظلمت بھی ہے سحر کی نوید
صبح کو رات کی نِدا کہئے

آنے والا تو آ ہی جائے گا
روکنے کے عمل کو کیا کہئے

وہ نہ اُلجھائیں میری بیماری
یہ شفا ہے، تو پھر شفا کہئے

کوئی انصاف سے نہیں ڈرتا
منصفوں ہی کو ابتلاء کہئے

مَیں کسی کے کرم کی ہوں رُوداد
ٹھنڈی میٹھی مجھے ہَوا کہئے

کل جو کی تھی نسیم نے غلطی
آج اسے میرا فیصلہ کہئے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

بنی اسرائیل چونکہ مصر میں رہتے تھے اور فرعونی لوگ گائے کی بہت عزت کرتے تھے اس سبب سے ان کے دل میں بھی گائے کی عظمت آگئی تھی چنانچہ اس سورۃ کی آیت ۵۲ اور خروج باب ۳۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے جب اپنے لئے ایک معبود بنایا تو وہ بچھڑے کی شکل پر ہی تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دل میں گائے کی عظمت اُلوہیت کی عظمت تک پہنچی ہوئی تھی اور چونکہ انبیاء کی اصل غرض دنیا سے شرک کا مٹانا اور اس واحد خدا کے جلال کا دنیا پر ظاہر کرنا ہوتا ہے جو سب مخلوق کا خالق اور مالک ہے اس لئے ضرور تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کوئی ایسا سامان بھی کرتی جس سے بنی اسرائیل کے دل سے گائے کی وہ عظمت مٹ جائے جس کی وجہ سے وہ اس کی عبادت تک کے لئے تیار ہو جاتے تھے اور اگر ایسا بندوبست کوئی نہ کیا جاتا تو ضرور تھا کہ کچھ مدت کے بعد بنی اسرائیل پھر گائے کی پرستش کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ پس اس فرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں گائے کی قربانی کا کئی جگہ حکم دیا گیا ہے اور یہ ظاہر بات ہے کہ جب ایک قوم ایک جانور کو ذبح کرتی رہے گی تو وہ کبھی اُسے اُلوہیت کی صفات سے متصف نہیں قرار دے سکتی۔

مذکورہ بالا آیات میں بھی اسی امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ایک موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو گائے کی قربانی کا حکم دیا۔ لیکن انہوں نے بہانہ بنا کر ٹالنا چاہا مگر آخر کار بادلِ ناخواستہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا پڑا۔

اس جگہ پر اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کی ایک اور ناشکری کا ذکر کرتا ہے۔ گوسالہ سامری کے پوجنے کے بعد اور سخت سزاؤں کے برداشت کرنے کے بعد اور بڑی توبہ اور ندامت کے اظہار کے بعد یہ اُمید نہیں کی جا سکتی تھی کہ انکی وہی نسل پھر شرک کے قریب چلی جائے گی مگر انہوں نے اس واقع سے بھی عبرت حاصل نہ کی اور پھر شرک کی طرف راغب ہو گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انکی بدقسمتی سے کوئی ایسا بیل اُن کے گلے میں پیدا ہو گیا جو نہایت خوشنما اور خوشرنگ تھا۔ چونکہ فرعون کی قوم میں بیل کی پوجا کا عام رواج تھا بلکہ سب سے بڑا مندر مصر کا وہی تھا جس میں ایک بے عیب بیل بطور دیوتا کے رکھا جاتا تھا۔ انہوں نے اُس اثر کے ماتحت جو مصر میں رہنے کی وجہ سے اُن عقائد پر پڑا تھا۔ اس بیل کو خاص عزت کی نگاہوں سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان میں گائے کی قربانی کا رواج پیدا کیا جائے تاکہ اس قسم کے خیالات کا قلع قمع ہو بنی اسرائیل کے دل میں چونکہ چور تھا انہوں نے فوراً شبہ کیا کہ اس خاص بیل کے متعلق جو ہماری قوم میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس طرح اُن کا پتہ لگ گیا ہے اور انہوں نے اس بیل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں بیل کی قربانی کا حکم دیا ہے۔ اس وقت یہود کی مثال بالکل چور کی داڑھی میں "تنکا" والی ہو گئی اور انہوں نے بجائے اس کے کہ خاموشی سے ایک بیل ذبح کر دیتے اور اس طرح اُن کے عیب پر بھی پردہ پڑا رہتا اور منشائے الٰہی بھی پورا ہو جاتا کہ آہستہ آہستہ اُن کے دلوں سے گائے اور بیل کی عظمت بالکل نکل جاتی الٹا یہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سوالوں کی بھرمار شروع کر دی کہ ضرور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی خاص بیل کے ذبح کرنے کا حکم ہوا ہے اس کی ہمیں نشانیاں بتائی جائیں۔ اس جرح قدح کا نتیجہ یہ نکلا کہ آخر اللہ تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں جو اس مخصوص بیل میں پائی جاتی تھیں جس کا ادب اور احترام بنی اسرائیل میں پیدا ہو رہا تھا انہیں بتا دیں اور وہ خاص بیل انہیں ذبح کرنا پڑا اور شرمندگی الگ اُٹھانی پڑی۔

مصری لوگوں میں بیل کی عبادت اور اس کی عظمت کے متعلق تاریخ میں کثرت سے حوالے ملتے ہیں۔ نیو سٹینڈرڈ ڈکشنری میں ایپس (APIS) کے لفظ کے نیچے لکھا ہے۔ یہ ایک مقدس بیل ہوتا تھا جس کی مصری لوگ قدیم زمانہ میں پوجا کرتے تھے اور اپنے بتوں اور تصویروں میں بھی اس کی شکلیں دکھاتے تھے۔ وہ مصر کے مقدس جانوروں میں سے سب سے زیادہ اہم ہوتا تھا اس کی پیدائش کے دن کو ایک عام چھٹی کے طور پر ملک میں منایا جاتا تھا اور اس کی موت پر تمام ملک میں ماتم کیا جاتا تھا اور یہ ماتم اس وقت تک جاری رکھا جاتا تھا جب تک ایک نیا ایپس اُن علامتوں کے مطابق جن سے اس کے خدا کے مظہر ہونے کا ثبوت حاصل ہو نہ مل جائے میمفس (MEMPHIS) مقام پر اس کا بہت بڑا مندر تھا اور ہر ایسے بیل کے مرنے کے بعد اس کی لاش میں مصالحے بھر دئے جاتے تھے اور اُسے ایک چٹان سے کھودے ہوئے مقبرہ میں دفن کر دیا جاتا تھا۔ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنس اینڈ ایتھکس (ENCYCLOPEDIA OF RELIGION AND ETHICS) صفحہ ۵۰۷ پر لکھا ہے کہ مصریوں میں جانور کی پوجا کرنے کا جو رواج تھا اس میں سب سے اہم مقام بیل کو حاصل تھا اور اس پوجا کا نشان بہت پرانے زمانہ تک ملتا ہے جب کوئی پرانا ایپس یعنی بیل مر جاتا تھا تو ایک نئے بیل کی تلاش کی جاتی تھی اور جس گلے میں سے یہ بیل ملتا تھا اس کے مالک کو بڑی عزت دی جاتی تھی اور جو شخص اس کو تلاش کرتا تھا اس کو بھی بہت بڑا انعام دیا جاتا تھا اور بیل کی مادہ کو بھی لا کر میمفس مندر کے ایک اور کمرہ میں رکھا جاتا تھا۔ سال میں صرف ایک دفعہ اُسے گائے سے ملنے کا موقع دیا جاتا تھا اور پھر اس گائے کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ اس کی پیدائش کا دن ہر سال منایا جاتا تھا۔ اس دن اُسے پبلک کے سامنے لایا جاتا تھا اور لوگ اس کی زیارت کے لئے جمع ہوتے تھے۔ مصری لوگ اس بیل کے احوال سے آئندہ کی خبریں معلوم کرتے تھے اور بیل کے مندر کے پجاریوں کی خوابوں سے (بزعم خود) فائدہ اٹھاتے تھے بلکہ اس مندر کے سامنے کھیلتے ہوئے بچے جو باتیں کرتے تھے اُن سے بھی وہ پیشگوئیوں کا مفہوم نکالتے تھے۔ جب وہ مر جاتا تھا تو اس کی ممی بنا کر ایک چٹان کی قبر میں محفوظ کر دیتے تھے۔ ایپس بیل کی پوجا کسی خاص قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتی تھی بلکہ سارا ملک اس کی عبادت کرتا تھا۔

اس بیل کی پوجا کی بنیاد کہا جاتا ہے کہ مصر کے دوسرے بادشاہ "کاکاؤ" نامی نے شروع کی تھی اور ممفس پر اس کا مندر بنایا تھا اور اس بیل کا نام سورج دیوتا کے باپ فتاح PHTAH دیوتا کے نام پر ایپس رکھا تھا۔ اسی طرح ہلیو پولس مقام پر اس نے ایک دوسرے بیل مینوِس MNEVIS نامی کی سورج دیوتا کی ایک زندہ یادگار کے طور پر پرستش کروانی شروع کی نیز ہرمان تھس (HERMONTHIS) مقام پر ایک بیل "باکھا" نامی کی پرستش شروع کرائی گئی جسے پہلے منتو MENTUI دیوتا کا اور بعد میں سورج دیوتا کا مظہر قرار دیا گیا۔

"جہاں چاہے" کے الفاظ نے یہ بتایا ہے کہ انسانی تمدن کے کمال کا ایک ضروری جزو یہ بھی ہے کہ انسان کو سفر اور اقامت کی سہولت حاصل ہو اور اس پر سے غیر ضروری پابندیاں اٹھالی جائیں موجودہ زمانے کے فسادات کی ایک بڑی وجہ اس حکم کی طرف سے عدم اعتمادی ہے۔ مختلف اقوام ایک دوسرے کے خلاف پابندیاں لگاتی ہیں کہ فلاں قوم ہمارے ملک میں نہ آئے یا ہمارے ملک میں نہ رہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سب دنیا کو سب انسانوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور اس قسم کی روکیں پیدا کر کے دوسروں کو خدائی نعمتوں سے محروم کرنا بڑا گناہ ہے۔ اس وقت بعض بڑے بڑے براعظموں میں صرف چند لاکھ آدمی رہ رہے ہیں اور دوسروں کو ان ممالک میں آکر بسنے سے روکا جاتا ہے۔ ہندوستان میں چالیس کروڑ کے قریب آبادی ہے۔ (یہ بات تقسیم برصغیر سے پہلے کی ہے) اور آسٹریلیا جو اس سے دگنے کے قریب ہے اس میں کل ۷۰ لاکھ آبادی ہے لیکن ہندوستانیوں کو اس میں جا کر بسنے سے روکا جاتا ہے۔ اسی طرح جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کو کامل شہری کے حقوق حاصل نہیں بلکہ اس ملک کے قدیم باشندوں کو بھی یہ حقوق حاصل نہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے موجودہ سیاسی لیڈر گاندھی جی کی تمام طاقت کی بنیاد انہی زخمی جذبات پر ہے جو جنوبی افریقہ کی رہائش کے ایام میں ان کے دل میں پیدا ہوئے۔

اس قسم کے امتیاز سے دلوں میں بغض اور کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔

دین حق نے آدمؑ کے زمانہ سے ہی اس قسم کی پابندیوں سے منع فرمایا ہے اور تمام بنی نوع انسان کو دنیا سے یکساں فائدہ اٹھانے کی اجازت دی ہے۔ کاش لوگ اس تعلیم پر عمل کرتے اور بغض اور فساد کا قلع قمع ہو کر یہ دنیا جو اس وقت بعض لوگوں کے لئے جہنم بن رہی ہے۔ سب کے لئے جنت بن جاتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری محمد ظفراللہ خان

مسئلہ فلسطین کے حل میں عدل و انصاف کا خون

اقوام متحدہ کے قواعد کے مطابق اس کی ذیلی کمیٹی میں ہر تجویز کثرت آراء کے ساتھ منظور ہو جاتی ہے۔ چنانچہ کمیٹی میں (فلسطین کی) تقسیم کا منصوبہ منظور ہو گیا۔ لیکن اسمبلی کے اجلاس میں ہر اہم معاملے کے متعلق تجویز کی منظوری کے لئے ⅔ آراء کی تائید لازم ہوتی ہے۔ اب ہماری کوشش یہ تھی کہ تقسیم کے حق میں دو تہائی کثرت پوری نہ ہو۔ اسمبلی میں بھی بحث خاصی لمبی ہو گئی۔ تقریروں کی افتاد سے ہمیں کچھ امید بندھنے لگی کہ تقسیم کی تجویز منظور نہیں ہو گی۔ اندازہ تھا کہ نومبر کے آخری بدھ کے دن رائے شماری ہو جائے گی۔ بعض ممالک کے متعلق ابھی پختہ علم نہیں تھا کہ وہ کس طرف رائے دیں گے۔ مثلاً لائبیریا کی طرف سے ابھی اظہار رائے نہیں ہوا تھا۔ میں فلشنگ جانے سے قبل لائبیرین وفد کے سربراہ مسٹر ڈینس کو ملنے کے لئے والڈارف اسٹوریا ہوٹل گیا۔ وہ اسمبلی جانے کو تیار تھے۔ میں نے ان کی رائے معلوم کرنی چاہی۔ انہوں نے کہا میری ذاتی ہمدردی تو عربوں کے ساتھ ہے اور ابھی تک میری حکومت کو ہدایت بھی یہی ہے کہ تقسیم کے خلاف رائے دی جائے۔ لیکن امریکہ کا دباؤ ہم پر بڑھ رہا ہے۔ کوشش کرو کہ آج رائے شماری ضرور ہو جائے۔ اس صورت میں ہم تقسیم کے خلاف رائے دیں گے۔ لیکن اگر آج رائے شماری نہ ہوئی تو پھر معلوم نہیں کیا صورت ہو۔ میری موجودگی میں انہوں نے اپنی سیکرٹری کو کہا۔ میں اب اسمبلی کے اجلاس کے لئے جا رہا ہوں۔ میرے نام کہیں سے بھی کوئی پیغام آئے تو مجھے مت بھیجنا جو کچھ بھی ہو گا میں واپس آکر دیکھ لونگا۔ مجھ سے کہا۔ آپ نے دیکھ لیا۔ میں نے آج کا انتظام تو کر لیا ہے۔ میں نے ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور میں بھی اسمبلی کے اجلاس کے لئے فلشنگ چلا گیا۔ صبح کا اجلاس ختم ہونے تک یہ قیاس مستحکم ہو گیا کہ تقسیم کی تجویز منظور نہیں ہو گی سہ پہر کا اجلاس شروع ہونے سے عین پہلے السید فاضل جمالی وزیر خارجہ عراق بڑی پریشانی کی حالت میں میرے پاس آئے اور فرمایا میں نے سنا ہے کہ آج کا اجلاس بغیر رائے شماری کے ملتوی ہو جائے گا۔ چلو صدر اسمبلی سے چل کر معلوم کریں۔ اسمبلی کے صدر برازیل کے مسٹر ارانیا تھے۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کل THANKS GIVING DAY ہے اور سیکرٹری جنرل ٹرگوبے لی کہتے ہیں۔ اسمبلی کا اسٹاف آج شام دیر تک کام کرنے پر رضامند نہ ہو گا۔ اس لئے آج سہ پہر کے اجلاس کے بعد اجلاس پرسوں صبح تک ملتوی کرنا پڑے گا۔ ہم نے کہا کہ رائے شماری آج سہ پہر کے اجلاس کے آخر میں ہو جانی چاہیئے۔ صدر نے فرمایا اس کے لئے وقت نہیں ہو گا۔ ابھی پانچ تقریریں باقی ہیں۔ پھر ممکن ہے بعض مندوبین رائے شماری سے پہلے اپنی رائے کی وضاحت کرنا چاہیں۔ ہم نے کہا پانچ تقریریں کرنے والوں میں سے دو تو ہم ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہیں آپ ہمارے نام فہرست سے کاٹ دیں۔ باقی صرف تین رہ جائیں گے اور آراء کی وضاحت کے متعلق آپ کا اختیار ہے کہ آپ اسے رائے شماری ہو جانے کے بعد تک ملتوی کر دیں لیکن وہ آمادہ نہ ہوئے۔ ہم ان پر کوئی دباؤ نہیں ڈال سکتے تھے کیونکہ اگر تقسیم کے حامی التواء پر مصر تھے تو صدر اگر التواء پر رضامند نہ بھی ہوتے تو کثرت رائے سے التواء ضرور ہو جاتا۔ لیکن یہ عذر کہ سٹاف دیر تک کام کرنے پر رضامند نہ ہو گا ایک عذر لنگ تھا۔ اس کے بعد آج تک نہ صرف THANKS GIVING DAY سے پہلی شام سٹاف نے حسب ضرورت دیر تک کام کرنے پر کوئی عذر نہیں کیا بلکہ THANKS GIVING DAY پر بھی ہمیشہ اسمبلی کا اجلاس دو بجے بعد دوپہر تک ہوتا رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ صدر اسمبلی اور سیکرٹری جنرل دونوں امریکن دباؤ کے ماتحت یا ذاتی رجحان سے صیہونیوں کی تائید میں تھے اور جب تقریروں سے یہ ظاہر ہو گیا کہ تقسیم کی تجویز کو دو تہائی کی تائید حاصل نہیں تو وہ دونوں اس منصوبے میں شریک ہو گئے کہ اجلاس جمعہ کی صبح تک ملتوی کیا جائے تاکہ اس وقفہ میں صیہونی صدر ٹرومین کے دباؤ کے ذریعہ تین چار ایسے ممالک کی تائید حاصل کر سکیں جو اب تک تقسیم کے خلاف تھے۔

مغربی طاقتوں کو پُرزور انتباہ

سہ پہر کے اجلاس میں میں نے اپنی تقریر میں مغربی طاقتوں کو پُرزور انتباہ کرتے ہوئے کہا۔ آپ نے اوّل عالمی جنگ کے دوران جو وعدے عربوں سے کئے تھے ان کی خلاف ورزی نہ کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو بدعہدی کے مرتکب ہوں گے اور آئندہ عربوں کا اعتماد کلی طور پر آپ سے اٹھ جائے گا۔ تقریر ختم کرتے ہوئے میں نے کہا:

میں درخواست کرتا ہوں۔ آپ پر زور دیتا ہوں۔ عرب ملکوں میں اپنا وقار تباہ نہ کریں۔ کل آپ کو ان کی دوستی کی ضرورت ہو گی۔ اور آپ حاصل نہ کر سکیں گے لیکن طاقت کا گھمنڈ اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔ ہمارے احتجاج اور ہمارے انتباہ صدا بصحرا ثابت ہوئے۔

تقسیم فلسطین کیلئے مسٹر ٹرومین کی کاوش

مسٹر ٹرومین ۱۹۴۴ء میں نائب صدر ہوئے تھے۔ صدر روز ویلٹ چوتھی بار صدر منتخب ہونے کے بعد اپنی چوتھی میعاد کی ابتداء ہی میں فوت ہو گئے اور مسٹر ٹرومین نے ان کی جگہ صدارت سنبھال لی۔ ۱۹۴۸ء میں پھر انتخاب ہونے والا تھا اور اب کی بار مسٹر ٹرومین صدارت کے امیدوار تھے صدارتی انتخاب سے ایک سال قبل ہی سارے امریکہ میں بحران کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور امیدوار اور ان کے حمایتی اپنی کامیابی کے لئے ہر ہونی اور انہونی کر گزرتے ہیں۔ مسٹر ٹرومین کو یہ خوف بھی لاحق تھا کہ انہیں شاید اپنی پارٹی کی پر جوش تائید حاصل نہ ہو اس لئے وہ ابھی سے سر توڑ کوشش میں تھے کہ ان کا پلڑا جس قدر بھاری بنایا جا سکے بنایا جائے۔ اس جدوجہد میں انہیں امریکہ کے یہودی عنصر کی تائید کی شدید ضرورت تھی۔ نیویارک میں یہودی عنصر نہایت زبردست ہے اور صدر ٹرومین انہیں خوش کرنے اور خوش رکھنے پر تلے ہوئے تھے۔ اسی دھن میں انہوں نے اس واضح حقیقت کو بھی نظر انداز کر دیا کہ روس اور ان کے ہم خیال ممالک بھی تقسیم کی تائید میں ہیں اور اس موقف سے ان کی واحد غرض یہ ہے کہ تقسیم کی تجویز منظور ہو جائے تاکہ عرب ریاستوں کے ساتھ امریکہ کے تعلقات الجھ جائیں۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ امریکی وفد کے مشیران قانونی نے یہ مشورہ دیا تھا کہ تقسیم کی تجویز کرنا اسمبلی کے اختیارات سے باہر ہے۔ لیکن صدر ٹرومین نے یہ مشورہ بھی رد کر دیا۔ اب اس آخری مرحلے پر صدر ٹرومین کی سرگرمیوں کا اندازہ واقعات سے کیا جا سکتا ہے۔ لائبیریا کا موقف لائبیرین وفد کے سربراہ مسٹر ڈینس کی زبانی بیان کیا جاتا ہے۔ ہائٹی کے مندوب نے اپنی تقریر میں بڑے جوش سے کہا تقسیم کی تجویز نہایت غیر منصفانہ تجویز ہے۔ ہم ہرگز اس پر رضامند نہیں ہو سکتے۔ میری حکومت کی مجھے ہدایت ہے کہ ہم اس کے خلاف رائے دیں۔ فلپائنز کی طرف سے جنرل رومیولو جیسے فصیح البیان طلیق اللسان مقرر نے ہر نقطہ نگاہ سے تقسیم کی تجویز کے پرخچے اڑائے اور پورے وثوق سے اعلان کیا کہ ہم ہرگز اس کی تائید نہیں کر سکتے۔ جمعہ کے دن رائے شماری ہوئی اور نام پکار کر رائے لی گئی۔ عین اس سے قبل ہائٹی کے مندوب مجھ سے آکر ملے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میرے شانے پر ہاتھ رکھا اور نہایت اندوہناک لہجے میں کہا۔ مسٹر منسٹر۔ پرسوں رات تک تو ہمارا وہی موقف تھا جو میں نے اپنی تقریر میں بیان کیا تھا۔ اب مجھے یہ ہدایت موصول ہوئی ہے کہ تقسیم کے حق میں رائے دو۔ تقسیم کے حق میں رائے شماری میں جب ہائٹی کا نام پکارا گیا تو ایک بیدلی سے کہی گئی "ہاں" سنی گئی۔ جنرل رومیولو نیویارک سے واپس روانہ ہو چکے تھے۔ فلپائن کا نام پکارے جانے پر جواب ملا "ہاں"۔ اسی طرح لائبیریا کا جواب "ہاں" تھا۔ لاطینی امریکہ کی ریاستوں میں سے صرف کیوبا "نہ" پر اڑا رہا۔ تجویز کے حق میں دو تہائی آراء ہو گئیں۔ تجویز منظور ہو گئی۔

عدل و انصاف کا خون

اقوام متحدہ کی بنیاد انصاف مساوات اور حق خود اختیاری پر رکھی گئی تھی لیکن فلسطین کے معاملے میں ان تینوں اصولوں کا خون کیا گیا۔ میثاق اقوام متحدہ میں معاہدات کی پابندی پر زور دیا گیا ہے لیکن فلسطین کے معاملے میں برطانیہ نے جو معاہدات شاہ حسین کے ساتھ کئے تھے ان کی صریح خلاف ورزی کی گئی۔ یہ درست ہے کہ تقسیم کے متعلق رائے شماری میں برطانیہ غیر جانبدار رہا۔ لیکن برطانیہ اعلان بالفور کے ذریعے اسرائیل کی بنیاد رکھ چکا تھا اور فلسطین کے قضیے کی ابتداء اعلان بالفور سے ہوئی۔ فلسطین میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے اور فلسطین کی وجہ سے جس طرح دنیا کا امن برباد ہو گا اور نوع انسان کے ایک بڑے طبقے پر جو تباہی اور مصائب وارد ہوں گے ان کی تمام تر ذمہ داری اوّل برطانیہ اور مسٹر بالفور پر اور ان کے بعد ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور خاص طور پر صدر ٹرومین پر ہو گی۔

فلسطین پر برطانیہ کی نگرانی ختم ہوتے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

بچوں کی حفاظت

کہتے ہیں کہ پاکستان میں ہر ایک ہزار بچوں میں سے ۹۵ بچے اپنی زندگی کے پہلے سال میں فوت ہو جاتے ہیں اور یہ شرح اموات دنیا کے ایسے ملکوں کے ساتھ ملتی جلتی ہے جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ شرح اموات بہت زیادہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے اقدامات کئے جائیں کہ یہ شرح اموات کم ہو اور بتایا گیا ہے کہ حکومت نے ایک ایسا پروگرام وضع کیا ہے جس کے ذریعے ضلعی سطح پر بچوں کی دیکھ بھال کی جائے گی۔ اور انہیں چھ مہلک بیماریوں سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں ان چھ بیماریوں کے لئے وقفے وقفے سے ٹیکے لگانے پڑتے ہیں۔ اگر یہ ٹیکے نہ لگوائے جائیں تو بچوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یہ بات ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے بتائی ہے اور بات کے بتانے کا موقعہ ایک سیمینار تھا۔ جہاں پر موضوع زیر بحث یہ تھا کہ خاندان چھوٹا ہو اور سوشل ویلفیئر کے انتظامات موجود ہونے چاہئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ چھوٹے بچے تو کسی طرح بھی اپنی حفاظت آپ نہیں کر سکتے نہ انہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیمار ہیں نہ وہ اس خواہش کا اظہار کر سکتے ہیں کہ انہیں کسی حکیم یا ڈاکٹر کو دکھایا جائے اور نہ وہ از خود کوئی دوائی کھا سکتے ہیں۔ ان ساری باتوں کی ذمہ داری سب سے پہلے والدین پر پڑتی ہے اور ان کے بعد حکومت کے ان اداروں پر جو صحت عامہ کا خیال رکھتے ہیں اگر والدین چاہیں بھی اور دوائی میسر نہ ہو تو وہ کیا کر سکتے ہیں۔ والدین کو بھی اس سلسلے میں واقفیت بہم پہنچانا حکومت ہی کے اداروں کا کام ہونا چاہیئے۔ یا کوئی سوشل ویلفیئر سنٹر ایسے ہوں جہاں ماں بننے والی عورتوں کو یا ماؤں کو اس قسم کی ہدایات دی جائیں جو بچوں کی صحت کے لئے مفید ہوں۔

سہارتو کی ثالثی

انڈونیشیا نے پھر ایک بار اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ وہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشمیر کے مسئلے پر ثالثی کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ بات جاکرتا سے موصول ہونے والے ایک پیغام میں بتائی گئی ہے۔ صدر سہارتو نے اس بات کو دہرایا کہ وہ ایسا کرنے کے لئے کسی وقت بھی تیار ہیں۔ صدر سہارتو ہمارے پاکستان کے پانچ رکنی پارلیمنٹری وفد کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے۔ اس وفد کی سربراہی نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر نواز کھوکھر نے کی۔ دورے پر گئے ہوئے پاکستانی وفد نے صدر سہارتو کو پاکستان کے خیر سگالی کے جذبات پیش کئے اور اسی طرح صدر سہارتو نے بھی وفد سے کہا کہ وہ پاکستان کو اپنا ایک بہت اچھا دوست سمجھتے ہیں اور پاکستان کے لئے ہمیشہ ان کے خیالات اچھے رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ یہ خواہش کی ہے کہ پاکستان اور انڈونیشیا زیادہ سے زیادہ قریب آسکیں اور زندگی کے متعدد شعبوں میں ان کا رابطہ ایک دوسرے کے لئے مفید ثابت ہو۔

لیبیا کے عازمین حج

ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی طرف سے لیبیا پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں ان میں سر فہرست ہوائی جہازوں کی آمد و رفت ہے۔ بعض لوگوں کا خیال یہ تھا کہ شاید لیبیا کے لیڈر معمر قذافی اقوام متحدہ سے اپیل کریں گے کہ وہ ان کے حاجیوں کو ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کرنے کی اجازت دیں لیکن پتہ چلا ہے کہ معمر قذافی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ بات سامنے آتے ہی کہ لیبیا ایسی درخواست دے سکتا ہے۔ معمر قذافی نے صحافیوں کو بتایا کہ جہاں تک حج کی ادائیگی کا تعلق ہے ہم نے نیویارک سے اجازت حاصل کرنی ہے لیکن ہم ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیونکہ یہ انتہائی احمقانہ بات ہے کہ ایک مسلمان حج کے لئے کسی سے اجازت مانگے۔ ان کا خیال یہ ہے کہ اس طرح حج نہ کرنے سے کوئی مذہبی نقصان نہیں ہوتا اس لئے کہ جب راستے ہی مسدود ہیں تو حج کس طرح کیا جائے اور ان کا راستہ تو خاص سکیم کے ذریعہ مسدود کیا گیا ہے۔ لیبیا کے حاجی عام طور پر لیبیا سے ڈائرکٹ سعودی عرب جاتے ہیں لیکن چونکہ اب پابندیاں لگی ہوئی ہیں۔ قریبی ملک مصر اور تیونس نے لیبیا کے لوگوں کے لئے یہ انتظامات کئے ہیں کہ وہ ان ہوائی اڈوں کا استعمال کر لیں جو لیبیا کے علاقے سے تھوڑے ہی فاصلے پر واقع ہیں۔ قذافی نے یہ بھی کہا ہے کہ سعودی عرب میں اس وقت بہت سے لیبیا کے لوگ ہیں جو عمرہ کے لئے گئے تھے لیکن اب ہوائی سروس نہ ہونے کی وجہ سے واپس نہیں آسکتے اور ان میں سے اکثر لوگ اتنے معمر ہیں کہ وہ کوئی اور راستہ اختیار نہیں کر سکتے۔

صدر بش لاس اینجلز میں

لاس اینجلس (امریکہ) میں نہایت خطرناک نسلی فسادات شروع ہونے کے ایک ہفتہ بعد صدر بش نے اس شہر کا دورہ کیا تو اس وقت تک ۵۶ افراد ہلاک ہو چکے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں زخمی اور لوٹ مار کے بے شمار واقعات نے شہر کو تباہ کر رکھا تھا۔ متعدد جگہوں پر آگیں لگ چکی تھیں اور دوکانیں اور مکانات راکھ ہو چکے تھے۔ صدر بش نے اس سے پہلے ہزاروں فوجیوں اور سپاہیوں کو امن و امان قائم کرنے کے لئے لاس اینجلس میں متعین کیا تھا۔ لیکن فسادات خاصے آہستہ آہستہ کم ہوئے صدر بش نے کہا کہ اب شرفاء کو چاہیئے کہ وہ گھروں سے باہر نکلیں اور شہر کی تعمیر نو کے کام میں حصہ لیں۔ یہ کام ان کے لئے اور شہر کے تمام باشندوں کے لئے نہایت اہم ہے۔ جس علاقے کا صدر بش نے دورہ کیا وہ خاص طور پر سیاہ فام لوگوں کی رہائش کا علاقہ ہے۔

اگرچہ اس علاقے میں بعض ٹکڑیاں ہسپانوی لوگوں کی بھی ہیں۔

کہتے ہیں کہ صدر بش کے دورے کے وقت یہ علاقہ بیروت لگ رہا تھا۔ یعنی عمارتیں دھوئیں سے سیاہ اور ٹوٹی ہوئی اور جگہ جگہ عمارتوں کے ملبے بکھرے پڑے تھے۔ شاید اس علاقہ میں کوئی بھی ایک سٹور ایسا ہو جسے لوٹا نہ گیا ہو اور لوٹنے میں سیاہ فام اور سفید فام لوگ برابر کے شریک تھے۔ جن سپر مارکیٹوں پر دھاوے بولے گئے۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اب ان میں کوئی ایک چیز بھی نظر نہیں آتی۔ حتیٰ کہ کتوں اور بلیوں کی خوراک بھی صفر تک پہنچ چکی ہے۔ اور اب کئی ٹرک ان کی خوراک کیلئے لاس اینجلس بھیجے گئے ہیں۔

جینیٹک مشورے

کراچی یونیورسٹی کے سائنس فیکلٹی کے محکمہ میں ہیومن کروموسوم اور ان کی خرابیوں پر لیکچر دیتے ہوئے ایک سیمینار میں ڈاکٹر رضوان نسیم جو ہارورڈ میڈیکل سکول امریکہ سے تعلق رکھتے ہیں نے اس بات پر زور دیا کہ جینیٹک پر مشورے ہونے چاہئیں۔ اس سیمینار کا اہتمام کراچی یونیورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ آف جینیٹکس نے کیا تھا۔ ڈاکٹر موصوف نے کہا کہ ہسپتالوں میں میڈیکل کالجوں میں خاص طور پر تربیت دیئے جانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ان انسانی جینیٹک خرابیوں کی تشخیص کے سلسلے میں کئی طریقے بتائے انہوں نے کہا ہے کہ اگر جینیٹک مشورے ہوں تو دماغی اور جسمانی نقائص والے بچوں کی پیدائش کو بہت حد تک روکا جا سکتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ایسا کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بچے کی پیدائش سے پہلے جو باتیں ضروری ہیں ان سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہیئے اور دیگر ہر بات سے اس بات کی اہمیت زیادہ ہے۔ خاص طور پر ہمارے ملک میں جہاں کہ اپنے ہی خاندان میں شادی کا رواج بہت زیادہ ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے حکومت سے اپیل کی کہ جینیٹک مشورے کے سلسلے میں ریسرچ اور طبی امداد کی بہت ضرورت ہے۔ اسی طرح انہوں نے پرائیویٹ سیکٹر سے بھی اپیل کی کہ وہ بھی آگے آکر اس سلسلے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بچے کی پیدائش سے پہلے ہی اس کی بیماریوں کا علاج کیا جا سکے تو یقیناً پیدائش کے بعد اسے بہت کم بیماریاں لاحق ہوں گی۔

ہندوستان کیلئے راکٹ انجن

گذشتہ روز روس کے فرسٹ ڈپٹی پرائم منسٹر نے کہا کہ باوجود اس کے کہ امریکہ ہمیں دھمکیاں دے رہا ہے کہ وہ ہمیں تجارت کے سلسلے میں سزا دے گا۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان کو راکٹ انجن ضرور فروخت کئے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سال کے دوسرے نصف میں روسی صدر بورس یلسن ہندوستان کا دورہ کریں گے تاکہ دوستی اور تعاون کے معاہدے پر دستخط کر سکیں۔ گذشتہ روز (سوموار) امریکہ نے کہا تھا کہ روس کے ساتھ ۲۵۰ ملین ڈالر کا جو معاہدہ راکٹ انجن کی فروخت کے لئے ہندوستان نے کیا ہے اس کا ایک یہ نتیجہ بھی نکل سکتا ہے کہ دونوں ملکوں کے ساتھ امریکہ کے تجارتی تعلقات خراب ہو جائیں۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی نمائندہ مارگریٹ ٹٹ وائلر نے کہا ہے کہ اگر راکٹ انجن فروخت کئے گئے تو میزائل ٹیکنالوجی کنٹرول کے معاہدے

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س: ۷۲-۱۹۷۳ء میں تنظیم موصیات میں کتنی مستورات نے حصہ لیا؟

ج: بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے ۷۲-۱۹۷۳ء میں ۲ تا ۵، خواتین نے حصہ لیا۔ ۱۱۸۹، افراد کو قرآن مجید پڑھایا گیا

س: تحریک وقفِ عارضی میں ۷۲-۱۹۷۳ء میں کتنی خواتین نے حصہ لیا؟

ج: ۷۲-۱۹۷۳ء میں ۹۷۰، خواتین نے تحریک وقفِ عارضی میں حصہ لیا۔

س: امام جماعت احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے یوروپ کا سفر کب اختیار کیا؟

ج: ۱۳، جولائی ۱۹۷۳ء کو حضور سفر یوروپ کے لئے روانہ ہوئے۔

س: انگلستان کی لجنہ کو خطاب میں حضور نے کون سی تحریک فرمائی؟

ج: بچوں کو اردو پڑھانے کی تحریک فرمائی۔

س: ۱۹۷۳ء کے سیلاب میں لجنات نے سیلاب زدگان کی کس قدر امداد کی؟

ج:۔ لجنات نے اجناس، کپڑوں، بستروں اور مختلف اشیاء سے سیلاب زدگان کی امداد کی۔ ربوہ کے ارد گرد کے دیہات کے متاثرین کا کھانا دارالضیافت میں تیار کیا جاتا تھا۔ گھروں میں آٹا بھجوا کر مستورات سے روٹیاں پکوائی جاتی تھیں

س: ۱۹۷۳ء میں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس میں کتنی طالبات نے شرکت کی؟

ج: ۱۹۷۳ء میں بیرون ربوہ سے ۲۶۹ ربوہ سے ۳۶۱ طالبات فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہوئیں۔

س: غیر ملکی مہمانوں کے لئے کس قدر لحاف اور روئی کی صدریاں لجنہ نے تیار کیں؟

ج: امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی تحریک پر چند دن میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کو ۲۸۲ لحاف اور ۴۱، صدریاں تیار کرنے کی توفیق ملی۔

س: ۱۹۷۳ء میں بیرونِ ربوہ لجنہ کے کہاں کہاں اجتماعات ہوئے؟

ج: ۱۹۷۳ء میں بیرون ربوہ، سرگودھا گوجرانوالہ، ملتان، اسلام آباد سالٹ پانڈ اور انڈونیشیا کی لجنات نے اجتماعات منعقد کئے۔

س: جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء میں قرآن کریم کی اشاعت کے لئے کتنی رقم کی تحریک ہوئی؟

ج: قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے قرآن عظیم کی اشاعت کے لئے اڑھائی کروڑ روپیہ کی جماعت سے اپیل کی حسبِ سابق خواتین نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس ہمہ گیر طویل منصوبہ کا نام صد سالہ احمدیہ جشن فنڈ رکھا گیا۔

س: "حسنِ عمل" کی تحریک کب ہوئی؟

ج: ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر تمام کارکنان کی فہرست بعنوان "حسنِ عمل" شائع کرنے کا ارشاد حضور نے فرمایا۔ اس سال پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ پر احمدی جماعتوں سے وفود آئے۔

س: کراچی کی لجنہ اماء اللہ کے نظام میں اہم تبدیلی کب ہوئی؟

ج: ۱۹۷۳ء میں لجنہ اماء اللہ کراچی کو چھ قیادتوں میں تقسیم کیا گیا۔

۱۹۷۴ء

س: امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے روحانی پروگرام کا اعلان کب فرمایا؟

ج:۔ ۸۔ فروری ۱۹۷۴ء کو خطبہ جمعہ میں۔

س: یہ پروگرام کن امور پر مشتمل ہے؟

ج: حسب ذیل امور پر:۔

۱۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ ۲۔ روزانہ دو نفل بعد نمازِ عشاء یا فجر یا بعد نماز ظہر۔ ۳۔ کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۃ فاتحہ کا ورد ۴۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار ۳۳، ۳۳، مرتبہ روزانہ....

س:۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی پچاس سالہ تقریب کب ہوئی؟

ج: لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی ۱۹۲۴ء تا ۱۹۷۴ء پچاس سالہ تقریب ۱۹۷۴ء میں منعقد ہوئی۔

س: اس تقریب میں کتنی لجنات نے شمولیت کی؟

ج: ربوہ، لاہور وغیرہ مقامات سے سولہ لجنات کی مستورات نے شرکت کی۔

س: جماعت احمدیہ کے لئے خطرناک ابتلاء کی ابتداء کب ہوئی؟

ج: ۲۹، مئی ۱۹۷۴ء کو خطرناک ابتلاء کی ابتداء ہوئی۔ جس سے سارے پاکستان میں احمدیت کے خلاف نفرت اور حقارت کی آگ پھیل گئی۔ بہت سے احمدی.... ہوئے سینکڑوں گھروں اور دکانوں کو لاکھوں کی مالیت کا نقصان پہنچا بہت سے بے خانماں گھرانوں نے ربوہ میں پناہ لی۔

س: ۱۹۷۴ء میں مجلسِ عاملہ مرکزیہ میں کیا تبدیلی ہوئی؟

ج:۔ ۱۹۷۴ء میں محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ کے پرنسپل جامعہ نصرت مقرر ہونے پر محترمہ امۃ الرفیق قریشی صاحبہ کو جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر مقرر کیا گیا۔

یادِ رفتگان — سجاد احمد خان

مکرم رانا عبدالرشید خان صاحب

میرے والد محترم رانا عبدالرشید خاں صاحب ۱۹۲۰ء میں ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں بگول میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری محمد اسماعیل خاں تھا جو کہ حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ والدہ کا نام آبادی بی بی تھا۔ وہ آپ کے بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھیں۔ آپ نے بڑے ہو کر فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ پاکستان چلے آئے پہلی آپکی شادی ہو گئی۔ پاکستان میں آپ نے زیادہ زندگی تاندلیانوالہ میں گزاری۔ یہاں آپ کا آڑھت کا کاروبار تھا۔ پہلی بیوی کے انتقال کے بعد آپکی دوسری شادی ۱۹۵۶ء میں ہوئی۔ تاندلیانوالہ میں تقریباً ۳۵ سال رہنے کے بعد آپ معہ اہل و عیال لاہور منتقل ہو گئے۔

آپ نے تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں تقریباً ۲۵ برس تک بطور صدر جماعت، سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ جماعت کی خدمت کی۔ حلقہ تاندلیانوالہ میں کچھ گاؤں بھی شامل تھے۔ اس لئے چندہ کی وصولی کے لئے آپ دور دیہات میں بھی جایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ جماعتی جلسے زیادہ تر فیصل آباد اور سمندری میں ہوا کرتے تھے۔ وہاں ہر پروگرام میں حصہ لیتے اور بچوں کو ہمراہ لے جایا کرتے۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں بیوی بچوں سمیت شرکت کرتے۔ تاندلیانوالہ میں بیت الذکر نہ ہونے کی وجہ سے اپنے گھر پر ہی عید اور جمعہ کی نمازیں کرواتے۔

آپ بہت سادہ شریف النفس انسان تھے۔ آپ نے کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا اور خود بہت سے دکھ اٹھائے مگر کبھی آہ نہیں کی اور نہ کبھی حوصلہ ہارا۔ آپ بلند حوصلہ، نڈر، بہادر اور محنتی انسان تھے۔ ہر کام اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔ چھوٹے سے چھوٹا کام کرتے وقت کبھی شرم محسوس نہ کرتے۔ مفلسی اور غربت کے باوجود اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد ۲۰، مئی ۱۹۹۱ء کو بروز سوموار دن کے گیارہ بجے آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جانے والوں کو کون روک سکتا ہے۔ مگر ہم ایسے شفیق باپ کو کیسے بھول جائیں جس نے خود دکھ اٹھا کر ہمیں سکھ دیا اور دھوپ میں جل کر ہمیں سائبان دیا۔

آخر میں میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ دے اور ان کی روح کو ابدی سرور اور ابدی سکینت حاصل ہو اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمتِ دین کی توفیق ملے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

کے دوسرے دن صیہونیوں کی طرف سے اسرائیل کے قیام کا اعلان ہو گیا۔ یہ اعلان ہوتے ہی صدر ٹرومین کی حکومت نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا۔ جب مجلس امن میں اسرائیل نے اقوام متحدہ کی رکنیت کی درخواست پیش کی تو اس پر رائے شماری کے وقت برطانیہ غیر جانبدار رہا۔ جب یہ درخواست اسمبلی میں پیش ہوئی تو میثاق اقوام متحدہ کی دفعہ ۲۷ کے فقرہ ۳ کی صریح عبارت کے خلاف باوجود ایک مستقل رکن مجلسِ امن کی تائید حاصل نہ ہونے کے مجلس امن کی سفارش بحق اسرائیل کو جائز قرار دیکر اسمبلی نے اسرائیل کی رکنیت قبول کر لی۔

(المصلح یکم تا ۲۸ فروری ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

کی خلاف ورزی ہو گی۔ یہ وہ معاہدہ ہے جو مغربی ریاستوں کے درمیان طے پایا تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ میزائل ٹیکنالوجی کو پھیلاؤ سے روکا جائے۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں اگرچہ روس نے اس معاہدے پر دستخط تو نہیں کئے ہوئے لیکن یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ اس کے مطابق عمل کرے گا۔ روس ہندوستان کو راکٹ انجن فروخت کرنا چاہتا ہے اور ہندوستان اس کی مدد سے سٹیلائٹ چلانے کی صلاحیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ان انجنوں کو ہندوستان میں ۱۹۹۴ء میں لایا جا سکے گا۔ یہ معاہدہ گذشتہ سال ہوا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۳۵ میں سید سید احمد ولد ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب قوم سید پیشہ ریٹائرڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ عمر ۸۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۲ صدر انجمن احمدیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۵۰۰۰/- نقد بصورت انعامی بانڈ وغیرہ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۱۱/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید سید احمد کوارٹر ۱۲ صدر انجمن احمدیہ گواہ شد نمبر ۱۔ سید نعیم احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ منور احمد عارف وصیت نمبر ۱۵۲۴۰۔

مسل نمبر ۲۸۴۳۶ میں حمیدہ بیگم زوجہ غفور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۲۹ دارالبرکات نمبر ۳ ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں ایک تولہ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم دو ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حمیدہ بیگم زوجہ غفور احمد صاحب ۹/۲۹ دارالبرکات نمبر ۳ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نعیم احمد اقبال وصیت نمبر ۲۶۷۵۵ گواہ شد نمبر ۲۔ مقصود احمد وصیت نمبر ۲۶۲۲۳۔

مسل نمبر ۲۸۴۳۷ میں شفیقہ مریم بنت نصیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری و تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۲-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) جوڑی طلائی بالیاں وزنی ۴ء۴۰۰ گرام مالیتی ۱۳۶۴/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو تی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شفیقہ مریم بنت نصیر احمد شاہد مارکیٹ دارالبرکات نمبر ۳ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مقصود احمد وصیت نمبر ۲۶۲۲۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ امتہ الحلیم شاہدہ وصیت نمبر ۲۱۰۵۷۔

مسل نمبر ۲۸۴۳۸ میں مسعود احمد پاشا ولد محمود احمد صاحب سعید قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۵۷ تحریک جدید ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۸۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مسعود احمد پاشا کارکن مشیر قانونی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شیخ محمود احمد صاحب وصیت نمبر ۱۴۲۶۱ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ احمد طاہر ولد شیخ محمد احمد کارکن مشیر قانونی۔

مسل نمبر ۲۸۴۳۹ میں سعیدہ سلطانہ بنت راجہ فاضل احمد صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۲۹ دارالرحمت غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں ہوں کہ وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ سعیدہ سلطانہ ۶/۲۹ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ عطاء المنان وصیت نمبر ۲۲۶۱۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالحلیم شرر وصیت نمبر ۲۵۰۸۶۔

مسل نمبر ۲۸۴۴۰ میں صائمہ خان بنت بشیر احمد سیفی قوم رند بلوچ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۲۶ دارالرحمت غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

وہ اپنی اولاد کے لئے صرف رحمت کا سلوک نہیں کیا کرتے تھے۔ ان کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور ان کی دعائیں ان کے رحم کے نتیجہ میں ہوتی تھیں کیونکہ رحم کے نتیجے میں وہ خود بعض سختیاں اختیار نہیں کر سکتے تھے۔ بعض جگہ وہ تجاوز نہیں کر سکتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے کہ میں یہاں زبردستی اس کو ٹھیک کردوں۔ اس کے نتیجہ میں ان کے دل میں درد پیدا ہوتا تھا اور دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوتی تھی۔ پس وہ لوگ (جن پر انعام کئے گئے ہیں) جن کو خدا نے اس رستہ پر کامیابی سے چلنے کی توفیق بخشی ہے جو انعام یافتہ لوگوں کا رستہ تھا۔ انہوں نے اپنی اولادوں کے لئے دعائیں بھی بہت کیں۔ پس اس کے نتیجہ میں خدا نے بھی جواباً حسن سلوک سکھایا تو اس مضمون کو دعا پر ختم کیا۔ فرمایا۔ وہ تمہارے ساتھ حسن سلوک کرتے تھے۔ اس میں دعائیں بھی شامل تھیں۔ کما کے لفظ نے بتا دیا کہ دعائیں ضرور شامل تھیں۔ اگر دعائیں شامل نہ ہوتیں تو خدا دعا سکھاتا کیوں؟ پس اس مضمون کو دعا پر ختم کرنا اس آیت کو بہت ہی زیادہ دلکشی عطا کرتا ہے بہت ہی حسین بنا دیتا ہے۔ کیسا کامل کلام ہے۔ تربیت کے سارے امور بھی اس میں بیان ہو گئے۔ دونوں نسلوں کے تعلقات اس میں بیان ہو گئے۔ وہ خطرات بیان ہو گئے جو ہمیں درپیش آسکتے ہیں جن سے ہمیں متنبہ کیا گیا اور پھر یہ بتایا گیا کہ تربیت کا بہترین طریق دعا ہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ مئی ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ وزیراعظم نے شکوہ کیا ہے کہ اخبارات نے ملک پر مصیبتیں مسلط کر رکھی ہیں جو حکومت برسر اقتدار آتی ہے اخبارات اس کے مینڈیٹ کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اخبارات افواہیں نہ پھیلائیں تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ باتیں پارلیمنٹ ہاؤس میں اس وقت کہیں جب ان سے ملک میں گردش کرنے والی افواہوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ اپوزیشن سے مذاکرات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اپوزیشن بات چیت کے لئے شرائط نہ عائد کرے ہم نے بڑے خلوص اور حسن نیت سے بات چیت کی دعوت دی ہے انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ملاقات سے مثبت نتائج برآمد ہوں گے اور یہ بات چیت موجودہ جمہوری نظام کو بچانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اپوزیشن اپنی سوچ میں مثبت تبدیلیاں کرے گی۔

○ سیاسی امور کے وزیر مملکت نے اعلان کیا ہے کہ اپوزیشن کے خلاف موجود ریفرنس عام عدالتوں میں منتقل کرنے کی شرط پر غور ہو سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دیگر سیاسی لیڈروں کو بھی بات چیت کے لئے دعوت نامے جاری کئے گئے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے باضابطہ طور پر حکومت سے بات چیت کے لئے مشروط آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بات چیت کے دروازے بند نہیں کرنا چاہتے بلکہ حکومت کی نیت اور ارادوں کو جاننا چاہتے ہیں۔ کہ آیا یہ پیشکش اخلاص پر مبنی ہے یا اس میں کوئی سیاسی چال ہے۔

○ جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ نے کہا ہے کہ حکمران ہمیں ریفرنسوں سے نہ ڈرائیں۔ ہماری آٹھ سیٹیں جائیں گی اور ان کا تخت جائے گا۔

○ آزاد کشمیر کے صدر نے کہا ہے کہ بعض طاقتیں اپنے مذموم مقاصد کے لئے آئی جے آئی اور جماعت اسلامی میں اختلافات پیدا کر رہی ہیں۔ انہوں نے مارشل لاء لگنے کی افواہوں کی مذمت کی۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ وزیراعظم پر منشیات کی سمگلنگ کے الزامات سے ملکی وقار خراب ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وزیراعظم تاجر ہیں ملک کو کھا جائیں گے کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تاجر نہیں تھے۔

○ ایف آئی اے نے جماعت اسلامی کے اراکین اسمبلی اور رہنماؤں کے بارے میں تفصیلات جمع کرنے کا کام شروع کر دیا ہے تاکہ یہ پتہ چلایا جا سکے کہ جماعت اسلامی کے رہنما چند برسوں میں ارب پتی کیسے بن گئے۔ جماعت کے رہنماؤں نے سرکاری اراضی پلاٹ اور دیگر مراعات حاصل کیں۔ ایک طالب علم رہنما کروڑ پتی بن گیا۔

○ بلوچستان کے سابق وزیراعلیٰ نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ جب تک جمالی حکومت استعفیٰ نہیں دے دیتی ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

○ محترمہ بے نظیر نے وزیراعظم کو ایک خط میں بتایا ہے کہ ہمارا الذوالفقار سے کوئی تعلق نہیں۔ سندھ میں لوگوں کو گرفتار کر کے الذوالفقار کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الذوالفقار کی سرپرست انٹیلی جنس بیورو ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے دور میں پنجاب کے وزیراعلیٰ سے مفاہمت نہ کر کے غلطی کی تھی ورنہ کسی کو میری حکومت برطرف کرنے کی ہمت نہ ہوتی۔ انہوں نے اس امر کی تردید کی کہ ان کی صدر سے بھی ملاقات متوقع ہے۔

○ محترمہ بے نظیر کے خاوند آصف علی زرداری نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی۔

○ سیکرٹری جنرل خارجہ مسٹر اکرم ذکی نے کہا ہے کہ بارہ اسلامی ملکوں کا ایک بلاک بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس میں وسط ایشیا کی ریاستوں کے علاوہ افغانستان، پاکستان، ایران اور ترکی شامل ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ باؤنڈری لائن اب دوستی کے رشتوں میں بدل چکی ہے۔

○ افغانستان کی مجددی حکومت اور حکمت یار کے درمیان فیصلہ کن معرکے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ حکومت نے ہزاروں فوجی شمال سے منگوا کر صف بندی کر لی ہے۔ حکمت یار اپنا توپخانہ کابل کے قریب لا رہے ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے افغانستان بنگلہ دیش اور بھارت کے باشندوں کو پاکستانی شہریت حاصل کرنے سے روکنے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۷۹ء کے بعد سے جاری ہونے والے شناختی کارڈ کو پاکستانی شہریت کے ثبوت کے طور پر قبول نہ کیا جائے۔

○ پاسپورٹ کی نئی پالیسی میں پولیس تصدیق کا حصہ شامل کرنے کے بعد پاسپورٹ کے محکمہ کی آمدنی میں ۲۰ لاکھ روپے ماہوار کمی ہو گی۔ دفتر کے باہر بیٹھے ہوئے ایجنٹوں نے اپنی فیس چھ سو سے بڑھا کر ۱۵۰۰ روپے کر دی ہے۔ پاسپورٹ پر پولیس رپورٹ کے لئے ۴۰۰ روپے وصول کئے جا رہے ہیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ الذوالفقار کا کوئی وجود نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ بھٹو تو اردو لکھنا بھی نہیں جانتا کوئی خط ہوتا تو سندھی میں ہوتا۔

○ قومی اسمبلی کے اقلیتی رکن جے سالک نے یہ کہتے ہوئے واک آؤٹ کر دیا کہ حکومت مجھے پورے فنڈز نہیں دیتی۔ اس پر مسٹر غلام دستگیر انکو منا کر لائے اور ان سے کہا کہ وہ سکیمیں بنا کر بھیجیں۔ یہ نقد رقم مانگ رہے ہیں۔

○ مجموعی قومی پیداوار میں اضافے کی شرح اس سال بڑھ کر ۶٫۴ فیصد تک پہنچ گئی ہے جبکہ اس دوران افراط زر کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ بات محکمہ خزانہ نے مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے اقتصادی جائزہ کی رپورٹ میں بیان کی ہے۔ ترقی کی یہ شرح پچھلے دو سالوں سے زیادہ ہے۔

سفوف مفرح: قیمتی اجزاء سے تیار کردہ۔ جو روح اور قلب میں تقویت اور فرحت و بشاشت پیدا کرتا ہے۔ گرمیوں کے موسم میں بڑوں بچوں سب کے لئے مفید ہے۔ اور لو کے ازالہ کے لئے بہت مؤثر ہے۔ قیمت ۱۵/-

قند شفاء: نزلہ۔ زکام۔ کھانسی اور فلو کے لئے انتہائی مفید انسٹنٹ پوڈر۔ قیمت ۱۰/-

حب سعال: کھانسی اور گلے کی خراش کیلئے چوسنے کی بہترین گولیاں۔ قیمت ۱۰/-

خورشید
خورشید یونانی دواخانہ
رجسٹرڈ ربوہ پاکستان

قدیمی۔ اوّلین۔ شہرہ آفاق
حب اٹھراء
سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے
نیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے
زدجام عشق
تیس گولی ۹۰/- روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی میں گیارھویں جماعت میں داخلہ کے خواہشمند طلباء دفتر سے داخلہ فارم و پراسپکٹس حاصل کر لیں۔ ۲۳ مئی سے کلاسز کا اجرا ہوگا۔
(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن)

بقیہ: ص ۷ سے آگے

بھی ہو گی، ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صائمہ خانم ۲۶/۶ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک بشارت احمد ۷/۱ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عطاء المنان وصیت نمبر ۲۲۶۱۵۔

بچوں، عورتوں اور مردوں کی پیچیدہ امراض کیلئے
دارالعلاج رحمت بازار ربوہ
تشریف لائیے